

## 42909- سرگلی نظام میں ایک شخص کا روپے اور وہ اس کے مالک اور پانچ افراد کو رقم ادا کرے

سوال

میں نے اپنے ایک دوست سے کارڈیا تو میرے لیے اس کا روپے کے بدلتے اسے سوڈا، اور جس شخص نے میرے اس دوست کو کارڈ دیا تھا اسے بھی سوڈا اور ان پانچ افراد کو بھی سوڈا را ضرور دینا ہونگے جنہوں نے اسی ترتیب سے یہی عمل کیا، اور جھٹا شخص آٹھ سوڈا رلے گا، اور اس کارڈ کی کمپنی آٹھ سوڈا رلے گی، اور اسی طریقہ سے یہ کام چلتا ہے کہ جو شخص بھی کارڈ ارسال کریگا اسے چار سوڈا را حاصل ہونگے، اور اگر اس نے چار اشخاص کو چار کارڈ دیے اور ان میں سے ہر ایک شخص نے کارڈ دوسرے تک پہنچایا تو پہلے شخص کو سولہ سوڈا (1600) حاصل ہونگے، اور اسی طرح....

کیا اس لین دین اور معاملہ میں شامل ہونا جائز ہے؟

پسندیدہ جواب

یہ معاملہ جو اور قمار بازی پر اور لوگوں کا ناحق اور باطل طریقہ سے مال کھانے پر مشتمل ہے، اور یہ دونوں طریقے ہی ظاہر احرام میں، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

۔(اے ایمان والوں یہ بات ہے کہ شراب اور جواد قمار بازی، اور پرستش کا ہیں اور بنت، اور فال نکالنے کے تیریہ سب گندی باتیں اور شیطانی کام ہیں، ان سے بالکل الگ تھلک رہو، تاکہ تم کامیاب اور فلاج یا بہ سکو، شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ وہ شراب اور جوئے کے ذریعہ تمہارے مابین آپس میں بغض و عداوت اور دشمنی پیدا کر دے، اور تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد اور نماز سے روک دے، تو کیا تم اب بھی تم رکنے والے ہو۔) اللائدة (90-91).

اور ایک دوسرے مقام پر کچھ اس طرح فرمایا:

۔(اے ایمان والوں آپس میں ایک دوسرے کا مال باطل اور ناحق نہ کھاؤ، ہاں یہ ہے کہ وہ تمہاری آپس کی رضامندی سے خرید و فروخت ہو۔) النساء (29).

اور یہ معاملہ جو اور قمار بازی اس طرح بتاتے ہے کہ اس میں شرکت کرنے والا شخص اپنا مال بغیر کسی مقابل چیز کے اس امید پر خرچ کرتا ہے کہ وہ خرچ کردہ مال سے زیادہ رقم حاصل کریگا، جو کہ دھوکہ اور حاصل ہونے کے مابین گھومتا ہے، اور یہی جو اور قمار بازی کی تعریف ہے۔

اور لوگوں کا ناحق مال کھانے کی وجہ بھی ظاہر ہے کہ اس معاملہ سے فائدہ صرف انہیں ہی ہوتا ہے جنہوں نے یہ شروع کر رکھا ہے، یا پھر اس میں شرکت کرنے والوں میں سے بہت بھی قلیل سی تعداد کے دوسرے افراد کو حاصل ہوتا ہے، اور باقی اکثر لوگ بغیر کسی فائدہ اور چیز کے باہر نکل جاتے ہیں اور انہیں صرف گناہ ہی حاصل ہوتا ہے۔

اس لیے بعض یورپی ممالک میں اسے وہی سرگل، یا ہوائی خرید و فروخت کا نام دیا جاتا ہے۔

جواب ٹیکنل ای میل کمپنی کے مارکیٹنگ میجر ڈاکٹر وال غنیم کہتے ہیں :

یہ سوچ ایسی منطق پر قائم ہے جو قمار بازی کے زیادہ مشابہ ہے، وہ اس طرح کہ سب اپنا مال میز پر رکھتے ہیں پھر جوان میں سب سے زیادہ بات چیت اور دوسروں کو قتل کرنے کا ملکہ رکھتا ہو وہ اس مال کو جمع کر کے اٹھا لیتا ہے، اور اس میں سب سے پہلے آنے والا یعنی پہل کا بہت زیادہ دخل ہے جو باقی ماندہ ہزاروں ملنے والے افراد کو لاتی ہے، وہ اس طرح کہ اس کام کا موسس اور سرگل کے معین طبقہ کے کچھ اس کے تابع افراد جو کمپنی کے عام ہونے اور اس سرگل کے حساب سے مختلف ہوتے ہیں ہی بہت زیادہ نفع حاصل کرتے ہیں، اور وہ لوگ

یہاں اس جو اری کا کردار ادا کرتے ہیں جو سارا مال حاصل یا جمع کر لیتا ہے، اور ان کے اس بہت بڑی کمائی میں ان کی شدید ذہانت داخل نہیں ہوتی، بلکہ انہوں نے جو کچھ کیا ہے وہ صرف اتنا ہے کہ انہوں نے کئی ایک اشخاص کو اس پر قائل کیا اور پھر وہ ایک طرف پیٹھ کر دیکھنے لگے کہ ان کے قابل کردہ تابع افراد کیا کرتے ہیں، اور ایسے ہی وہ، اور سب سے پہلا شخص وہ افضل ہے۔ اور سرکل کئی بنیادی اور رسمی دور میں تقسیم ہوتا ہے:

پہلا:

اس وہی سرکل کے بادشاہ اور وہ یہ لوگ ہیں جیسا کہ میں ابھی بیان کیا ہے جو جو وہی کمائی صرف اپنے پہل کی بنابر حاصل کر سکے اور ان کا تناسب بہت ہی زیادہ کم ہے۔

دوسرہ:

وہی سرکل کے تاجر حضرات، اور وہ یہ لوگ ہیں جو اپنی کمائی حاصل کر سکے لیکن ان کی کمائی بہت سادہ اور عام قسم کی ہو گی اتنی نہیں جتنی انہوں نے اپنی امیدوں سے والستہ کر کھی اور ان کا تناسب بھی بہت ہی کم ہے۔

سوم:

وہی سرکل کے جال سے کامیاب ہونے والے افراد، اور وہ یہ افراد میں جو نہ تو کچھ کما سکے، اور نہ ہی انہیں کوئی خسارہ ہوا بلکہ انہوں نے ادا کردہ رقم حاصل کر لی، اور ان کا تناسب معقول ہے۔

چہارم:

اس وہی سرکل کی قربانی بننے والے افراد، اور ان کا تناسب اسی فیصد (80%) سے بھی زائد ہے اور سرکل کے جتنے درجات اور مراتب زیادہ ہوں گے ان کی نسبت بھی زائد ہوتی جائیگی۔ اور سرکل کی گہرائی کم ہو گی اتنی بھی دوسروں کو قائل کرنے والوں کی نسبت بھی کم ہو گی، یہ چیز ہمارے سامنے یہ وضاحت کرتی ہے کہ جتنی زیادہ زیادہ تعداد خسارہ پانے والوں کی ہو گی اسی اعتبار سے زیادہ کمائی ہو گی، کیونکہ اساساً کچھ بھی نفع حاصل کر سکی، یا پھر وہی اور خیالی سرکل کے بادشاہ اور تاجر ہی فائدہ حاصل کر سکے۔ اور اس حساب و کتاب کے مقابلہ میں صرف وہی باقی رہیں گے جو وہی اور خیالی سرکل کے لیے قربانی کا بکرا بننے گے۔ جو وہی اور خیالی سرکل کے بادشاہ اور تاجر حضرات کے لیے اپنا مال جمع کرتے ہیں۔

اور وہ کہتے ہیں:

پانچ جو روی دوہزار (2000) میلادی کو امریکہ کی ایک ریاست میں کھپت کے حماقی ادارہ نے نشیریہ جاری کیا جس میں ایک ایسی مجلس سے بچپن کا کہا گیا تھا جس نے شرکت کارڈوں کو وہی اور خیالی سرکل کے نشر کا ذریعہ بنایا تھا، اور اس ریاست کے چیلبر آف کامرس نے ان وہی سرکلوں سے بچپن کا کہا اور اس کی درج ذیل صفات مقرر کیں:

یہ یقینی اور جلدی نفع شمار ہوتا ہے۔

اس میں شرکیک ہونے والے بعض کھاتھداروں کے ذریعہ کامیابی کی فخر ظاہر ہوتی ہے۔

یہ بلا واسطہ ملاقاتوں کے ذریعہ قائم ہوتی ہے جس میں آپ نفسیاتی دباو میں آ کر کام کرتے ہیں، اس طرح کہ آپ بغیر سوچے اس ملاقات کے ختم ہوتے ہی اس میں شرکت اختیار کر لیتے ہیں۔

اور ادارہ نے یہ یقین دلایا کہ یہ وہی اور خیالی سرکل بہت بڑا جھوٹ ہے۔

شرکت اختیار کرنے والوں کی بہت ہی کم تعداد کا میاب ہوتی ہے۔

کینڈ کی حکومت نے جرائم کے قوانین میں ایک خاص جزو کا اضافہ کیا ہے: جو شخص یا گروپ وہی اور خیالی سرکل کے نظام کا کاروبار کریگا وہ مجرم ٹھریگا۔

اور حکومت نے اس نظام کے متعلق وصف بیان کرتے ہوئے کہا تھا کہ یہ ایسا طریقہ ہے جس کی اساس اور بنیاد یہ ہے کہ اس میں شرکیک ہونے کے لیے کچھ رقم گروپ کے ضمن میں ادا کی جاتی ہے، جو کہ اس موضوع کے متعلق لیکچروں یا تعلیمی لٹریچر کے حصول کے عوض میں ہوتی ہے، اور اس کے بعد قربانی کا مطالبہ کیا جاتا ہے کہ اسے قائم رکھنے کے لیے کئی ایک اشخاص اور افراد کو تیار اور قاتل کرنے کی کوشش کی جائے۔

اور کینڈین پولیس کی ویب سائٹ نے وضاحت کی ہے کہ جنوں نے نقصان اور خسارہ اٹھایا ان سے کئی ملین ڈالر جمع کیے گئے ہیں، لیکن اس کے مقابلہ میں کامیاب ہونے والی تعداد بہت ہی کم ہے اور انہوں نے بہت زیادہ مال جمع کیا ہے۔

کتاب "FalseProfits" کے مؤلف نے اس کو شرح و بسط کے ساتھ بیان کیا ہے جس سے سب کے لیے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہی اور خیالی سرکل کا طریقہ ایک ایسا عمل ہے جس میں شرکیک ہونے والوں میں سے صرف وہی کامیاب ہوتے ہیں جو سردار اور بڑے ہوتے ہیں جو غالباً کمپنی کے مالکان یا ان کے ساتھ کمپنی کے موسسین میں شامل ہوتے ہیں۔

مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام سے اس معاملہ کی کہی ایک صورتوں کے متعلق دریافت کیا گیا تو کمیٹی نے اس کی حرام ہونے کا فتویٰ دیا، یہ بیان کیا کہ یہ سودا اور جوا و قمار بازی کی ایک قسم ہے۔

مستقل فتویٰ کمیٹی کے فتاویٰ جات میں ہے:

اگر تو معاملہ ایسا ہی ہے جیسا بیان کیا گیا ہے: تو پھر یہ معاملہ جوا اور قمار بازی میں شامل ہوتا ہے، جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے:

[(اے ایمان والوں) یہ ہے کہ یقیناً شراب، اور جوا اور بت پرستی و پرستش کا ہیں اور فال نکالنے والے تیریہ سب گندی باتیں اور شیطانی کام ہیں، تو اس سے اجتناب کرو اور بازرسو، تاکہ تم فلاح حاصل کر سکو۔] (المائدۃ (90)).

دیکھیں: فتاویٰ البحوث العلمیہ للبحوث العلمیہ والافاء (212/15).

اور فتاویٰ جات میں یہ فتویٰ بھی درج ہے:

یہ معاملہ اور لین دین جائز نہیں، بلکہ یہ ممنرات اور برائی اور عظیم کبیرہ گناہوں میں شامل ہوتا ہے؛ کیونکہ یہ معاملہ ربا افضل اور ربا النفس یعنی زیادہ اور ادھار سود پر مشتمل ہے، اور یہ دونوں ہی مسلمانوں کے اجماع کے مطابق حرام ہیں۔

اور اس لیے بھی کہ اس میں لوگوں کے مال کے ساتھ کھینا، اور لوگوں کا ناحق مال کھانا بھی ہے، جو اس معنی میں جوا اور قمار بازی کے حکم میں آتا ہے، اور یہ بھی نص اور اجماع کے لحاظ سے حرام ہے "ام"

دیکھیں: فتاویٰ البحوث العلمیہ للبحوث العلمیہ والافاء (215/15).

اور فتاویٰ جات میں یہ فتویٰ بھی درج ہے :

"مذکورہ لین دین واضح دھوکہ اور فراؤ اور سود و جوا اور قمار بازی پر مشتمل ہے، اور یہ سب کچھ کبیرہ گناہوں میں شامل ہوتا ہے، جو اللہ تعالیٰ کی نارا ضگلی اور سزا کا موجب ہیں" اح

دیکھیں : فتاویٰ الجیہ الدائمة للبوث العلمیہ والافتاء (218/15).

واللہ اعلم.